حوالہ نمبر:19628/44	فتوی نمبر: 81105/63	سائل: مولانا ابو بکر صاحب خان گڑھ	مجیب: محمد نعمان خالد
مفتی: مفتی محمد صاحب	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: سعید احمد حسن
کتاب: وراثت کا بیان	باب: وراثت سے متعلق متفرق مسائل		تاریخ:16.8.2023

ریٹائرمنٹ کے بعد ملازم کو دیے جانے والے فنڈز کا حکم (جدید)

ماسٹر عبداللہ کے دوران سروس انتقال کر جانے کی وجہ سے درج ذیل فنڈز دیے جائیں گے:

1۔وہ فنڈز جن کی کٹوتی تنخواہ سے ہوئی ہے: ا۔جی پی فنڈ ۲۔ گریجویٹی فنڈ ۳۔ بینولنٹ فنڈ ٤۔ گروپ انشورنس شامل ہیں۔

2۔بعد از وفات جن کی کٹوتی تنخواہ سے نہیں ہوتی۔ان میں 1۔دو سال دو ماہ کی سیلری 2۔مالی امداد برائے بیوہ۔3۔60 سال عمر پوری ہونے پر ماہانہ پنشن۔ سوال یہ ہے کہ ان میں سے کون سے فنڈز ترکہ میں شمار ہوں گے؟ نیز مرحوم نے جی پی فنڈ کے لیے اپنی بیوی کو نامزد کیا تھا، کیا یہ فنڈ صرف بیوی کو ملے گا یا سب ورثاء اس میں شریک ہوں گے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

ملازم کی وفات کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے ملنے والے فنڈز کے بارے میں بطورِ تمہید درج ذیل نکات جاننا ضروری ہے، جو مختلف ذرائع سے معلومات کے نتیجے میں حاصل ہوئے:

1) **جی پی فنڈ:** ملازم کی اپنی تنخواہ سے کٹوتی کی ہوئی رقم ہوتی ہے، کبھی یہ کٹوتی جبراً ہوتی ہے اور کبھی اختیاری، اس رقم کی ادائیگی ریٹائرمنٹ کے بعد کی جاتی ہے، ملازم ملازمت کے دوران بھی یہ رقم لے سکتا ہے، البتہ پھر وہ رقم واپس کرنا ضروری ہوتا ہے، تاکہ ریٹائرمنٹ کے بعد یکمشت رقم لے سکے، لیکن یہ بات طے ہے کہ جی پی فنڈ کی رقم پر ملازم کا استحقاق ثابت ہو جاتا ہے۔ نیز یہ رقم کسی متعین وارث کو نہیں دی جاتی، بلکہ اس میں سب ورثاء حق دار ہوتے ہیں۔

2) **بینولنٹ فنڈ اور گروپ انشورنس:** ان دونوں میں ایک معمولی رقم ملازم کی تنخواہ سے کاٹی جاتی ہے اور ان دونوں فنڈز کے لیے بورڈ آف ٹرسٹیز قائم کیا جاتا ہے، یہ دونوں فنڈز اس بورڈ کی تحویل میں ہوتے ہیں اور اس بورڈ کے بارے میں ایکٹ بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس 1969ء کی دفعہ نمبر 5 میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ یہ ایک باڈی کارپوریٹ ہے، جو ایک شخصِ قانونی (LEGLE PERSON) کے طور پر جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا مالک بن سکتا ہے، خرید و فروخت کر سکتا ہے اور مقدمات میں مدعی اور مدعی علیہ بن سکتا ہے، لہذا ملازم کی

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTIONLINE

طرف سے اس بورڈ کو دی جانے والی رقم تبرع شمار ہو کر اس بورڈ کی ملکیت میں داخل ہوتی ہے، جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ادارہ یہ رقم اپنے مجموعی فنڈ (جس میں مرکزی حکومت، دیگر اداروں کی طرف سے دی گئی رقوم اور پرائیویٹ افراد اور اداروں کی طرف سے دیے گئے عطیات بھی شامل ہوتے ہیں) داخل کر کے مستحق ملازمین (خواہ وہ ان فنڈز کے استحقاق کے لیے اپنی تنخواہ سے کٹوتی کرواتے ہوں یا نہ) کا تعاون کرے، لہذا یہ فنڈ ملازمین کی شخصی یا اجتماعی ملکیت نہیں ہے اور نہ ہی کسی ملازم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ زندگی میں بہر صورت اس فنڈ میں کسی حصے کا مطالبہ کرے۔

اگر یہ کہا جائے کہ ان فنڈز میں جو رقم ملازم کی تنخواہ سے کاٹی جاتی ہے وہ تو اس کا حقِ لازم بن چکا ہے تو وہ تبرع کیسے ہوا؟ تو اس کا جواب یہ کہ ملازم کا معاہدہ کے وقت اس کٹوتی کی شرط کے ساتھ ملازمت کو قبول کرنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ اس پر راضی ہے کہ حکومت مخصوص مقدار میں اس کی تنخواہ سے کٹوتی کر کے اپنے اصول وضوابط کے مطابق مستحقین کو یہ رقم دے۔ لہذا اگرچہ یہ رقم ملازم کی تنخواہ سے عام طور پر جبری طور پر کاٹی جاتی ہے، مگر ملازم کا اس رقم پر استحقاق نہیں ہوتا، بلکہ بورڈ آف ٹرسٹیز اپنے اصول وضوابط کے مطابق اس فنڈ کو خرچ کرتا ہے اور اس کے حقدار صرف مستحق لوگ ہوتے ہیں۔

ان دونوں فنڈز میں فرق یہ ہے کہ بینوولنٹ فنڈ بعض خاص صورتوں جیسے ملازم کی جسمانی یا ذہنی معذوری، بچوں کی تعلیم وغیرہ کے لیے دیا جاتا ہے یا دورانِ ملازمت فوت ہونے کی صورت میں اس کی فیملی کو ملتا ہے، جبکہ گروپ انشورنس کی رقم ملازم کی فیملی کو ملازم کی صرف وفات کی صورت میں دی جاتی ہے، خواہ اس کا انتقال دورانِ ملازمت ہو یا ریٹائرمنٹ کے بعد۔ البتہ ان میں اتنی بات مشترک ہے کہ اگر کوئی ملازم ان دونوں فنڈز میں اپنی تنخواہ سے کٹوتی نہ کروائے تو بھی اس کی فیملی کو قانون کے مطابق یہ فنڈز بطورِ تعاون عطیہ دیے جاتے ہیں۔ **(ماخذہ بتصرف عدالتی فیصلے ج:2 ص 213 تا 217 از مفتی محمد تقی عثمانی مد ظلہم)**

واضح رہے کہ یہاں تنخواہ سے کٹوتی کے عوض فنڈ دینے پر عقدِ معاوضہ کا اشکال وارد نہیں ہوتا، کیونکہ یہ فنڈ ان ملازمین کو بھی ملتا ہے جو اپنی سستی یا کوتاہی کی بنیاد پر تنخواہ سے کٹوتی نہ کرواتے ہوں، البتہ ایسے ملازمین کو دیتے وقت اتنی رقم کاٹ لی جاتی ہے جتنی تنخواہ سے کٹوانا ضروری تھا۔ دوسری بات یہ کہ اس فنڈ میں صرف ملازمین کی تنخواہ کی کٹوتی شامل نہیں ہوتی، بلکہ اس میں مرکزی حکومت اور دیگر خود مختار اداروں کی دی ہوئی گرانٹ اور عطیات بھی شامل ہوتے ہیں۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

البتہ یہ حکم صرف حکومتی اداروں کے ملازمین کو ملنے والے بینوولنٹ فنڈ اور گروپ انشورنس کا ہے، اگر کوئی پرائیویٹ ادارہ اپنے ملازمین کو یہ فنڈ زدے تو اس کے اصول وضوابط کے مطابق حکم لگے گا۔

3) گریجویٹی اور پنشن: ملازم کے ریٹائر ہونے کے بعد دو قسم کی رقوم اس کو بطورِ عطیہ دی جاتی ہیں، ان میں سے ایک ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد یکمشت دے دی جاتی ہے، جس کو عام طور پر گریجویٹی (Gradguate) کہا جاتا ہے اور دوسری ماہانہ ملنے والی رقم ہوتی ہے، جس کو عرف میں پنشن (Pension) کہتے ہیں، لیکن قانون کی زبان میں گریجویٹی اور پنشن دونوں لفظ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں، اسی لیے دونوں کا قانون بھی ایک ہی ہے اور ان دونوں میں ملازم کی تنخواہ سے کسی قسم کی کوئی کٹوتی نہیں ہوتی، بلکہ یہ دونوں رقوم ملازم کی ادارے میں عرصہ دراز تک خدمات انجام دینے کے نتیجے میں بطورِ عطیہ دی جاتی ہیں، ان دونوں فنڈز سے متعلق قانون یہ ہے کہ جب کوئی ملازم کسی کمپنی یا ادارے میں ایک مخصوص مدت مثلاً: پانچ سال تک ملازمت مکمل کرلیتا ہے تو اس کو گریجویٹی ایکٹ 1972ء کے تحت یہ رقوم ادا کی جاتی ہیں، پھر ان رقوم کی مقدار اور وصولی کے استحقاق کے سلسلہ میں ہر صوبے کے اپنے اصول اور قوانین ہیں، ان رقوم کی مقدار عام طور پر ملازم کی بنیادی تنخواہ (Basic Salary)، گریڈ اور خدمات کے سالوں کو مدِ نظر رکھ کر فارمولا کے تحت طے کی جاتی ہے، جس میں سے تقریباً تیس سے پینتیس فیصد (35%) رقم ریٹائرمنٹ یا دورانِ سروس فوت ہونے کے فوراً بعد یکمشت دی جاتی ہے اور بقیہ تقریباً پینسٹھ فیصد (65%) تاحیات ملازم کو ماہانہ دی جاتی ہے۔

گریجویٹی اور پنشن کے حقِ لازم ہونے یا نہ ہونے کے سلسلہ میں وکلاء اور متعلقہ افراد سے معلومات کی گئیں تو معلوم ہوا کہ قانون کے اعتبار سے یہ دونوں رقوم عطیہ اور حقِ لازم ہیں اور ان کا مقصد ملازم کی زندگی میں محض اس کی کفالت کرنا اور اس کے فوت ہونے کے بعد ان لوگوں کی کفالت کرنا ہوتا ہے کہ جن کا نفقہ ملازم کے ذمہ واجب تھا جیسے بیوی اور اس کے بعد اس کے خاندان کے وہ افراد حق دار ہوتے ہیں جو غریب اور مستحق ہوں، پنشن اور گریجویٹی کے استحقاق کے لیے قانون میں متعین کیے گئے افراد کی تفصیل درج ذیل ہے:

4.7: گریجویٹی میں خاندان کی تعریف میں درج ذیل لوگوں کو شامل کیا گیا:

i. بیوی ایک ہوں یا زیادہ۔

ii. خاوند، جب بیوی ملازمہ ہو۔

iii. اولاد یعنی بیٹے اور بیٹیاں۔

iv. مرحوم بیٹے کی بیوہ اور اولاد۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

4.8: ملازم کے خاندان میں قانوناً درج ذیل لوگ شامل نہیں:

i. بیٹے جن کی عمر چوبیس سال ہو چکی ہو۔

ii. مرحوم بیٹے کی اولاد جو چوبیس کی عمر کو پہنچ چکی ہو۔

iii. بیٹی جو شادی شدہ ہو اور اس کا خاوند زندہ ہو۔

iv. مرحوم بیٹے کی شادی شدہ بیٹی جس کا شوہر زندہ ہو۔

اگر اولاد اور بیوی نہ ہو تو مال درج ذیل لوگوں کو ملے گا:

i. بھائی جو اکیس سال سے کم ہو۔

ii. غیر شادی شدہ بہن اور بیوہ بہن۔

iii. والدین یعنی ماں اور باپ

4.10: پنشن اولاً بیوہ کو ملے گی، پھر اگر بیوہ اور بچے ملا کر چار یا چار سے کم ہوں تو پنشن سب میں برابر تقسیم ہوگی، اگر بیویاں زیادہ ہوں تو ہر ایک بیوی کو 1/4 حصہ ملے گا اور بچ جانے والی رقم اولاد میں برابر تقسیم ہوگی۔ چنانچہ قانون کی عبارت حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔[1]

---

[1]The Punjab Civil Services Pension Rules.

B - GRATUITY 4.7 (1) The term "family" for the purpose of payment of gratuity under this section shall include the following relatives of the Government servants- (a) (b) (c) (d) Wife or wives, in the case of a male Government servant; Husband in the case of a female Government servant; Children of the Government servant; Widow or widows and children of a deceased son of the Government servant.

4.8When the amount of gratuity has become payable, it shall be the duty of the Accounts Officer to make payment according to the following procedure: (a) The amount of the gratuity or any part thereof, to which the nomination relates, shall become payable to his/her nominee or nominees in the proportion specified in the nomination. (b) If nomination relates only to a part of the amount of the gratuity, the part to which it does not relates shall be distributed equally only among the members of the family other than the nominees; (c) If no valid nomination subsists, the whole amount of the gratuity shall become payable to the members of his/her family in equal shares;

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ ماہانہ پنشن اور گریجویٹی میں اتنی بات مشترک ہے کہ یہ دونوں رقوم حکومت کی طرف سے عطیہ ہے، البتہ یہ عطیہ بلاعوض نہیں، بلکہ مخصوص مدت تک ملازمت کرنے کے ساتھ مشروط ہے، اسی لیے مخصوص مدت پوری کرنے کے بعد قانوناً یہ حقِ مؤکد (لازم) ہوتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص ملازمت کی مخصوص مدت پوری کرنے کے بعد یہ رقم لینا چاہے تو ملازمت سے دستبردار ہو کر یہ رقوم وصول کر سکتا ہے اور ادارے کے نہ دینے کی صورت میں عدالت سے رجوع کرنے کا بھی حق ہے۔

Provided that in case of (b) or (c) above no share shall be payable to - (i) sons who have attained the age of 24 years; (ii) (iii) (iv) sons of a deceased son who have attained the age of 24 years; married daughters whose husbands are alive; and married daughters of a deceased son where husbands are alive;

4.10: Family for the purpose of payment of family pension shall be as defined in sub-rule: (1) of rule 4.7. It shall also include the Government Servant's relatives mentioned in clause (d) of rule 4.8.

(2) (A) A family pension sanctioned under this section shall be allowed as under: (i) (a) To the widow of the deceased, if the deceased is a male Government servant, or to the husband, if the deceased is a female Government servant. (b) If the Government servant had more than one wife, and the number of his surviving widows and children does not exceed 4, the pension shall be divided equally among the surviving widows and eligible children. If the number of surviving widows and children together is more than 4, the pension shall be divided in the following manner, viz. each surviving widow shall get 1/4th of the pension and the balance (if any) shall be divided equally among the surviving eligible children. Distribution in the above manner shall also take place whenever the Government servant leaves behind surviving children of a wife that has predeceased him in addition to the widow and her children, if any. (c) In the case of a female Government servant leaving behind children from a former marriage in addition to her husband and children by her surviving husband, the amount of pension shall be divided equally among the husband and all eligible children. In case the total number of beneficiaries exceeds four, the husband shall be allowed 1/4th of the pension and the remaining amount distributed equally among the eligible children.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
دارالافتاء جامعۃ الرشید سے جاری ہونے والا ہر فتویٰ درج کیے گئے سوال کے مطابق دیا جاتا ہے، اگر صورتحال پوچھے گئے سوال کے برعکس ہو تو فتویٰ کالعدم سمجھا جائے گا
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

البتہ ماہانہ پنشن اور گریجویٹی میں فرق یہ ہے کہ گریجویٹی کی رقم چونکہ یکمشت مل جاتی ہے اور ملازم زندگی میں مکمل رقم کے مطالبہ کا حق دار ہوتا ہے، اور شرعاً ترکہ کا اطلاق جیسے آدمی کے ملکیتی اثاثوں پر ہوتا ہے، اسی طرح حقوقِ لازمہ پر بھی صادق آتا ہے۔ اس لیے اگرچہ حکومت کی طرف سے گریجویٹی مخصوص مقاصد کے پیشِ نظر متعین افراد کے نام سے جاری کی جاتی ہے، لیکن شرعاً حقِ لازم ہونے کی وجہ سے گریجویٹی کو مکمل طور پر ترکہ شمار کیا جائے گا اور ملازم کے تمام ورثاء اپنے شرعی حصوں کے مطابق اس کے حق دار ہوتے ہیں، خواہ ملازم کا دورانِ سروس انتقال ہو جائے یا وہ ملازمت کی مدت پوری کر کے ریٹائر ہو جائے۔

جبکہ ماہانہ ملنے والی پنشن قانوناً ریٹائرمنٹ کے بعد مہینہ پورا ہونے سے پہلے حقِ لازم نہیں ہوتی، بلکہ مہینہ گزرنے کے ساتھ ساتھ حقِ لازم بنتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مہینہ پورا ہونے سے پہلے ملازم کو اس کے مطالبے کا حق نہیں حاصل ہوتا، اسی طرح مہینہ گزرنے کے بعد بھی صرف گزشتہ مہینے کی پنشن کے مطالبے کا حق ہوتا ہے، آئندہ مہینوں کی پنشن کا مطالبہ ملازم نہیں کر سکتا، اس سے معلوم ہوا کہ آئندہ مہینوں کی پنشن ملازم کا حقِ لازم نہیں بنی تھی، لہذا اگر ملازم کی وفات ہو جائے تو آنے والے مہینوں کی پنشن اس کا ترکہ نہیں شمار ہو گی، بلکہ وہ قانون کے مطابق متعین افراد کے لیے عطیہ شمار ہو گی، اگرچہ اس عطیہ کا سبب اس کی ملازمت ہے، لیکن صرف سبب کی وجہ سے اس پر ترکہ کا حکم نہیں لگایا جا سکتا، چنانچہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ امداد الفتاوی میں ماہانہ پنشن سے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

> "چوں کہ میراث مملوکہ اموال میں جاری ہوتی ہے اور یہ وظیفہ محض تبرع واحسانِ سرکار ہے، بدون قبضہ کے مملوک نہیں ہوتا، لہذا آئندہ جو وظیفہ ملے گا اس میں میراث جاری نہیں ہو گی، سرکار کو اختیار ہے جس طرح چاہے تقسیم کر دے"۔ **(امداد الفتاوی: 4/343، ط: دار العلوم)**

اس کے علاوہ دیگر اردو فتاوی میں بھی ماہانہ پنشن کو ترکہ شمار نہیں کیا گیا، البتہ اگر ملازم اپنی زندگی میں کسی عذر وغیرہ کی وجہ سے کئی مہینے تک ماہانہ پنشن وصول نہ کر سکے اور وصولی سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو گزشتہ مہینوں کی پنشن حقِ لازم ہونے کی وجہ سے ترکہ میں شامل ہو کر ملازم کے تمام ورثاء میں ان کے شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہو گی۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ چونکہ یہ پنشن عطیہ محضہ نہیں، بلکہ یہ مشروط بالعمل ہے، کیونکہ ملازمت کے معاہدے میں باقاعدہ تصریح ہوتی ہے کہ اتنی مدت تک یہ ملازمت کرو گے تو پنشن اور گریجویٹی ملے گی، ورنہ نہیں، اسی بنیاد پر ملازم کو قانوناً اس کے مطالبے کا بھی حق حاصل ہوتا ہے، اس لیے اگر یہ پنشن کسی حرام اور

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

ناجائز ملازمت کے سبب مل رہی ہو تو اس کا لینا مکروہ تحریمی ہوگا، کیونکہ قانوناً حق لازم ہونے کی وجہ سے اس صورت میں یہ ناجائز عمل کے نتیجہ میں ہی متصور ہوگی اور اس کا لینا درست نہ ہوگا۔

4) لیوان کیشمنٹ (Leave Encashment): لیوان کیشمنٹ کی رقم دراصل ملازم کی ان تعطیلات کا معاوضہ ہوتی ہے جو تعطیلات (تنخواہ کے ساتھ) ملازم کا حق تھا، مگر اس نے رخصت لینے کی بجائے ان تعطیلات میں بھی کام کیا تو ادارے کی طرف سے ان کی تنخواہ بھی ملازم کو ریٹارمنٹ کے بعد دی جاتی ہے۔ اسی طرح ماہانہ تنخواہ (Salary) بھی ملازم کا حقِ لازم ہے، اگرچہ اس کی وصولی وفات کے بعد کی جائے۔

اس تمہید کے بعد سوال کا جواب یہ ہے کہ سوال میں ذکر کیے گئے فنڈز میں سے جی پی فنڈ، گریجویٹی، لیو انکیشمنٹ اور بقیہ ماہانہ سیلری (Salary) کی رقم پیچھے ذکر کی گئی تفصیل کے مطابق تمام ورثاء میں ان کے شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوگی، کیونکہ یہ رقوم زندگی میں ملازم کا حقِ لازم بن چکا تھا، البتہ جی پی فنڈ کی رقم میں اگر اپنے اختیار سے کٹوتی کروائی گئی ہو تو اس صورت میں اضافی ملنے والی رقم کو صدقہ کرنا بہتر ہے، لازم نہیں۔

لہذا جی پی فنڈ کی رقم بھی بہر صورت (اگرچہ ملازم نے زندگی میں اس کی وصولی کے کسی فرد کو متعین کر دیا ہو) ترکہ میں ہی شامل ہوگی، کیونکہ یہ درحقیقت ملازم کی اجرتِ مؤجلہ (بعد میں دی جانے والی اجرت) ہے، جو حکومت کے ذمہ بطورِ دین (علامہ کاسانی رحمہ اللہ کی تصریح کے مطابق یہ دینِ متوسط ہے) واجب تھی، جس کی ادائیگی قانونی طور پر بہر صورت حکومت کے ذمہ واجب تھی اور یہ ملازم کا حقِ لازم بن چکا تھا، اس لیے اگر ملازم کسی وارث کو متعین کر جائے تو بھی اس میں تمام ورثاء شریک ہوں گے، جیسا کہ اپنی دیگر متروکہ جائیداد کے بارے میں کوئی شخص یہ کہہ جائے کہ میرا یہ مال فلاں وارث کو ہی دیا جائے تو شریعت نے اس کا اعتبار نہیں کیا، بلکہ دیگر ورثاء کو بھی ان کے شرعی حصوں کے مطابق اس میں حق دار ٹھہرایا ہے۔

اس کے علاوہ مرحوم کی بیوہ کو بطورِ امداد دی جانے والی رقم، ماہانہ ملنے والی پنشن، بینوولنٹ فنڈ اور گروپ انشورنس کی رقم پر ملازم کا زندگی میں استحقاق ثابت نہیں ہوتا، (بشرطیکہ مرحوم سرکاری ملازم ہو، اگر کسی پرائیوٹ ادارے کا ملازم ہو تو اس کے اصول وضوابط کے مطابق حکم لگے گا) اس لیے یہ رقم ادارہ اپنے اصول وضوابط کے مطابق جس کو ادارہ مالک بنا کر یہ رقم دے گا وہی اس کا مالک ہوگا، تمام ورثاء اس کے حق دار نہیں ہوں گے، نیز گروپ انشورنس میں ملازم کی تنخواہ سے کاٹی جانے والی اور جو اضافی رقم بورڈ آف ٹرسٹی نے ملازم کی طرف سے انشورنس کمپنی کے پاس جمع کروائی ہو اتنی رقم ورثاء کے لیے لینا تو بہر حال جائز ہے، اس کے علاوہ انشورنس

کمپنی کی طرف سے دی جانے والی اضافی رقم کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر حکومتی ادارہ انشورنس کمپنی سے وصول کر کے اپنے خزانہ (مشترکہ اکاؤنٹ) میں شامل کر کے دے تو اس کا لینا جائز ہے، لیکن اگر یہ رقم انشورنس کمپنی سے خود وصول کرنا پڑتی ہو تو اس صورت میں یہ رقم لینا جائز نہیں، کیونکہ انشورنس کمپنی کی طرف سے بلاواسطہ دی جانے والی اضافی رقم سود اور جوئے کا عنصر پائے جانے کی وجہ سے حرام ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (759/6) دار الفكر-بيروت:

(يبدأ من تركة الميت الخالية عن تعلق حق الغير بعينها كالرهن والعبد الجاني) والمأذون المديون والمبيع المحبوس بالثمن والدار المستأجرة.

قال ابن عابدين: (قوله الخالية إلخ) صفة كاشفة لأن تركه الميت من الأموال صافيا عن تعلق حق الغير بعين من الأموال كما في شروح السراجية. واعلم أنه يدخل في التركة الدية الواجبة بالقتل الخطأ أو بالصلح عن العمد أو بانقلاب القصاص مالا بعفو بعض الأولياء، فتقضى منه ديون الميت وتنفذ وصاياه كما في الذخيرة.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (518/4) دار الفكر-بيروت:

قال: في البدائع: الحقوق المفردة لا تحتمل التمليك ولا يجوز الصلح عنها. أقول: وكذا لا تضمن بالإتلاف قال: في شرح الزيادات للسرخسي وإتلاف مجرد الحق لا يوجب الضمان؛ لأن الاعتياض عن مجرد الحق باطل إلا إذا فوت حقا مؤكدا، فإنه يلحق بتفويت حقيقة الملك في حق الضمان كحق المرتهن؛ ولذا لا يضمن بإتلاف شيء من الغنيمة أو وطء جارية منها قبل الإحراز؛ لأن الفائت مجرد الحق وإنه غير مضمون وبعد الإحراز بدار الإسلام، ولو قبل القسمة يضمن لتفويت حقيقة الملك ويجب عليه القيمة في قتله عبدا من الغنيمة بعد الإحراز في ثلاث سنين بيري، وأراد بقوله لتفويت حقيقة الملك الحق المؤكد إذ لا تحصل حقيقة الملك إلا بعد القسمة كما مر.

(وبدل مال تجارة) فكلما قبض أربعين درهما يلزمه درهم (و) عند قبض (مائتين منه لغيرها) أي من بدل مال لغير تجارة وهو المتوسط كثمن سائمة وعبيد خدمة ونحوهما مما هو مشغول بحوائجه الأصلية كطعام وشراب وأملاك. ويعتبر ما مضى من الحول قبل القبض في الأصح، ومثله ما لو ورث دينا على رجل (و) عند قبض (مائتين مع حولان الحول بعده) أي بعد القبض (من) دين ضعيف وهو (بدل غير مال) كمهر ودية وبدل كتابة وخلع.

درر الحكام شرح مجلة الأحكام (الكتاب العاشر الشركات، 55/3، ط: دار الجليل:

المادة (1092) - (كما تكون أعيان المتوفى المتروكة مشتركة بين وارثيه على حسب حصصهم كذلك يكون الدين الذي له في ذمة آخر مشتركا بين وارثيه على حسب حصصهم) كما تكون أعيان المتوفى المتروكة مشتركة بين - وارثيه، على حسب حصصهم الإرثية بموجب علم الفرائض أو بين الموصى لهم بموجب أحكام المسائل المتعلقة بالوصية كذلك يكون الدين الذي له في ذمة آخر مشتركا بين ورثته على حسب حصصهم الإرثية أو بين الموصى لهم بموجب الوصية لأن هذا الدين ناشئ عن سبب واحد الذي هو الإرث

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

أو الوصية. وإن يكن أن سبب الدين حقيقة لم يكن الإرث والوصية بل سببه إقراض المورث أو الموصي لآخر أو بيعه أو إيجاره مالا لأن الدين كما عرف في المادة (581).

الفقه الإسلامي وأدلته للزحيلي (7697/10) (الفصل الأول، تعريف علم الميراث: 10/7697/ط: دار الفكر):

"الإرث لغةً: بقاء شخص بعد موت آخر بحيث يأخذ الباقي ما يخلفه الميت. و فقهاً: ما خلفه الميت من الأموال و الحقوق التي يستحقها بموته الوارث الشرعي."

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

محمد نعمان خالد

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

28/محرم الحرام 1444ھ

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE